سوال

کیا میں اپنے بچے کی ڈلیوری ہندو گائنا کالوجسٹ ڈاکٹر کے ذریعے کرواسکتا ہوں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان عورت کو اجنبی مردوں کے سامنے اپنا سارا جسم ڈھانپنے اور مکمل پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الأحزاب: 53).

اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کےلیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

مردوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور کسی اجنبی عورت کی طرف نہ دیکھیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (النور: 30)

مومن مردوں سے کہہ دے اپنی کچھ نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کےلیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ (صحیح مسلم، الحیض: 338)

مرد مرد کی شرمگاہ اور عورت عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔

جس کو دیکھنا جائز نہیں اس کو چھونا بھی جائز نہیں ہے۔

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ رَجُلٍ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ (صحیح الجامع: 5045)

اگر تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی بنی ہوئی سوئی سے چوٹ لگا دی جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔

مندرجہ بالا قرآنی آیات اوراحادیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی مرد کا دوسرے مرد کی شرمگاہ کو دیکھنا اور عورت کا کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔

لیکن اگر کوئی ضرورت پیش آجائے، جیسے فوت ہونے کا اندیشہ ہو، کسی عضو کے ضائع ہوجانے کا ڈر ہو یا ناقابل برداشت تکلیف اور درد وغیرہ ہو تو علماء کرام نے اس حوالے درج ذیل تفصیل بیان کی ہے:

1. انسان کا ضرورت کی بنا پر علاج کی غرض سے اپنی شرمگاہ کسی دوسرے کو دکھانا جائز ہے، لیکن مرد علاج کے لیے مرد ڈاکٹر کے پاس اور عورت علاج کے لیے عورت ڈاکٹر کے پاس جائے گی۔

2. اگر عورت کے علاج کے لیے مسلمان عورت ڈاکٹر موجود ہو تو وہ غیر مسلم عورت ڈاکٹر کے پاس علاج کے لیے نہیں جائے گی۔

3. اگر علاج کے لیے کوئی عورت ڈاکٹر موجود نہ ہو تو پھر ضرورت کی وجہ سے مرد ڈاکٹر سے علاج کروایا جاسکتا ہے لیکن اس صورت میں ضروری ہے کہ مریضہ عورت کے ساتھ اس کا خاوند یا کوئی محرم رشتے دار یا کوئی اور امانت دار خاتون موجود ہو۔ ڈاکٹر کا دینی اور اخلاقی لحاظ سے امانت دار ہونا بھی ضروری ہے۔

4. اگر مریض کے ڈاکٹر کو مرض بیان کر دینے سے علاج ہوسکتا ہے تو جسم دکھانا جائز نہیں ہوگا۔

5. ڈاکٹر کو اتنا جسم ہی دکھایا جائے گا جتنا دیکھنا علاج کے لیے ضروری ہے، اس سے زائد نہ ڈاکٹر کے لیے دیکھنا جائز ہے اور نہ ہی مریض کے لیے دکھانا جائز ہے۔

6. اگر جسم کو دیکھ کر علاج ہوسکتا ہے تو ہاتھ لگانا جائز نہ ہوگا۔

شریعت نے شرمگاہ کے معاملے میں انتہائی سخت احکامات دیے ہیں، اس لیے انسان کو چاہیے کہ تقویٰ اختیار کرے اور اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لے۔ موجودہ دور میں بہت سے لوگ اس معاملے میں غیر سنجیدہ رویے کا مظاہرہ کرتے ہیں اور عورت کے لیے قابل عورت ڈاکٹر ہونے کے باوجود کسی مرد ڈاکٹر کے پاس چلے جاتے ہیں اور شریعت کی حدوں کو پامال کرتے ہیں۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالحلیم بن محمد بلال